# مصنفانِ اسلام

حصہ ۱



از

ابن حنیف

طالب العلم محمڈن اینگلو اورنٹیل کالج علیگڈھ

سنہ ۱۸۹۵

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں طبع

ہو کر شائع ہوا

# مشتے نمونہ از خروارے

## کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کی مفصل فہرست میں سے چند کتابیں درج کیجاتی ہیں
## مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال خدمت ہوگی

اختیار تولید۔ لڑکے یعنے اولاد نرینہ کن ذرایع سے پیدا ہو سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ (۱۰/)

صحت الاطفال۔ اس کتاب میں بچوں کی صحت قائم رکھنے کیلئے ایسی ایسی اعلیٰ تدابیر لکھی ہیں کہ جن پر عملدرآمد کرنے سے بچوں کی ہزاروں لاکھوں جانیں بچ سکتی ہیں۔ بچپنے کی قریباً تمام بیماریوں کے نہایت عجیب نادر اور سہل نسخے معہ علامات بیماری اور تشخیص کے درج ہیں ۔ ۔ ۔ (۱۰/)

تحائف المداوات۔ قانون علاج اردو۔ علمی اور عملی مضامین طبی کا کارآمد ذخیرہ ۔ (۱۲/)

صحت نمائے ازدواج۔ یہ علم طب کی بے نظیر کتاب جو زمانہ حال کی تحقیقات کے مطابق ازدواج کی زندگی کے برکات ظاہر کر کے اُن کو بحال رکھنا اور اُنسے خوشحالی حاصل کرنیکی تدابیر سے لبریز ہے۔ ڈاکٹر مرزا محمد اکبر بیگ صاحب وزیر طبیہ کالج قسطنطنیہ سے نہایت خوشخط ٹائپ کے چھاپے سے باتصویر چھپی ہے ۔ ۔ ۔ (عما/)

فادزہر۔ سانپ اور اُسکے کاٹے کا علاج (۴/)

فصول اربعہ۔ ہر مرض کا حال معہ علاج مرض متعلقہ کمال تشریح سے درج ہے ۔ ۔ ۔ (۴/)

اصحت۔ صحت کیا ہے اور کیونکر قائم رہ سکتی ہے قیمت ۔ ۔ ۔ (۲/)

مفردات بکرمی۔ ترجمہ و توضیح بزبان فارسی از کتاب مفردات نرکھنٹ ۔ ۔ ۔ (۱۲/)

ہدایات ہیضہ۔ ہیضہ کے متعلق ہدایات اور اُسکے علاج اور مرض کی علامات و اُسکے دفعیہ کی تجاویز ۔ ۔ ۔ (۶/)

المخدرات من المسکرات۔ ہر قسم کے نشوں کے بد نتائج پر ۔ ۔ ۔ (۱۲/)

رسالہ ہیضہ۔ ہیضہ کی ماہیت اسباب پیدائش علاج و تدابیر مانع ترقی اسباب ہیضہ ۔ ۔ (۱۲/)

رسالہ دافع آتشک و سوزاک ۔ ۔ (۸/)

معالجات بواسیر ۔ ۔ ۔ (۹/)

جوانی دیوانی۔ ایام جوانی کی خرابیاں اور اُسکے علاج ۔ ۔ ۔ (۴/)

رموز حکمت۔ رسالہ علم قیافہ ارسطو کے رسالہ کا ترجمہ ۔ ۔ ۔ (۹/)

زینت الشباب۔ بال اور خضاب کے بیان میں (۸/)

رسالہ چیچک۔ ٹیکا چیچک مفید اور خطرناک عمل ہے (۲/)

مادر شفیق۔ تربیت اطفال و صحت اطفال ۔ ۔ (۴/)

# مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# رسالہ مصنفان اسلام

ہجرت کی دوسری صدی سے آٹھویں صدی تک مسلمان علمی سرداریوں پر تنہا قابض رہے۔ کچھ تو مذہبی جوش تھا اور کچھ بنی اُمیہ اور بنی عباس کی فیاضیوں نے اُن ہمتوں کو اسقدر بلند کر دیا تھا کہ دوسری اور تیسری صدی میں جو ترقی اُن کو ہو گئی وہ پھر نصیب نہوئی مذہب نے تو اتنا کیا کہ اُن کو ان علوم کا شوق ہو گیا جن کو دین محمدی سے ذرا بھی تعلق تھا۔ لیکن ان فیاضیوں نے اس شوق کو چند قدم اور آگے بڑھایا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ یونان کے سارے علوم و فنون مسلمانوں میں آمد آمد ۔ سنہ ۹۰ھ کے لپس و پیش میں خالد بن یزید اموی نے یونانی زباندانوں کو جمع کیا اور ترجمہ کی خدمت دی عبدالملک بن مروان اموی کے حکم سے نصر بن عاصم نے سنہ ۹۰ھ کے لپس و پیش میں نقطوں کو با ترتیب وضع کیا جس سے ب ت ث وغیرہ حرفوں میں تمیز پیدا ہوئی۔ اسی خلیفہ کے عہد میں عربی زبان دولت اسلام کے تمام ملکوں میں پھیل گئی جس سے رفتہ رفتہ وہ مصر و شام

اور عراق کی مادری زبان ہوگئی۔ اس کے بعد ہارون عباسی نے ترجمہ و تصانیف کا ایک بڑا محکمہ "بیت الحکمۃ" قایم کیا جہاں ژند۔ یونانی۔ سریانی۔ سنسکرت زبانوں سے عربی میں کتابیں ترجمہ ہوئیں۔ اس کے محکمے میں حنین بن اسحق ثابت بن قرۃ جیش بن الحسن وغیرہ نامور عیسائی مترجم پانچ پانچ سو اشرفی ماہوار پر وقتاً فوقتاً مقرر ہوئے۔ اور دو سو برس کے اندر ہی اندر بیت الحکمۃ نے یونان اور روم کا سارا علمی خزانہ خالی کر دیا۔ اس عہد میں فضل بن یحیی برمکی کے اہتمام سے کاغذ بنانیکا کارخانہ جاری ہوا۔ مامون عباسی کا جوش اس سے کہیں بڑھا ہوا تھا۔ اُس نے صرف اس شرط پر شاہ یونان سے صلح کی اور ۴۸ من سونا دینے کا وعدہ کیا کہ وہ حکیم لیو کو اجازت دے کہ کچھ دنوں امیر المومنین کو فلسفہ آکر سکھا جاوے مامون پہلا خلیفہ ہے جس کے عہد میں دمشق شماسیہ اور بغداد میں رصدگاہیں قایم ہوئیں۔ اُس نے صحرای سنجار میں اس قول کو تجربہ سے تحقیق کیا کہ کرہ ارضی کا محیط ۲۴ ہزار میل ہے چوتھی صدی سے پہلے جب کہ اسلام میں کوئی سررشتہ تعلیم نہ تھا ہم دیکھتے ہیں کہ یزید بن ہارون المتوفی ۲۰۶ھ کے حلقہ درس میں ۷۰ ہزار طلبا کا ہجوم رہتا تھا۔ جامع بصرہ میں امام بخاری نے جب لکچر دینے شروع کئے تو تیس ہزار کے قریب محدثین۔ فقہا۔ حفاظ اور اہل مناظرہ شامل ہوے ایجاد و اختراع میں بھی مسلمانوں نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ چنانچہ عربی زبان میں ایک ہزار چار سو مستند تاریخیں لکھی گئیں جاحظ معتزلی نے ۲۵۰ھ کے پس و پیش میں علم البیان کے چند قاعدے لکھے جن کو متاخرین نے وسعت دی۔ قطرب المتوفی ۲۰۶ھ نے علم لغت وضع کر کے "کتاب المثلث" اس علم میں لکھی جس کی اکثروں نے تقلید کی۔ ابن المعتز عباسی المتوفی ۲۹۶ھ نے علم بدیع ایجاد کیا امام غزالی نے "تہافۃ الفلاسفہ" علم کلام میں سب سے پہلی کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ فلسفہ یونانی جس قدر اسلام کے اصلی مسایل سے مختلف ہے خود غلط ہے ثابت بن ناصر دمشقی یزید ثانی کے عہد میں ایک نامی فلاسفر تھا اس نے

آلات جاذب برق ایجاد کئے جن کے ذریعے قوت کہربائیہ بجلی کو بادلوں سے جذب کرتی تھی۔ یزید نے ثابت کی اس ایجاد پر ۵ لاکھ روپیہ اُسے عطا کیا۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں جنگی جہاز بنائے گئے لوہا پگھلا کر ڈھالا گیا۔ سنہ ۱۹۰ھ کے پس و پیش میں علی بن تغلب گھڑی سازی میں مشہور ہوا۔ زبیدہ خاتون نے شموع عنبری کو بزم کامت میں جگہ دی خلیفہ کو وسعت دی گئی اور مختلف مقامات کے نقشے تیار ہوئے۔ سلیمان المتوفی سنہ ۲۳۷ھ نے ہند۔ چین اور لنکا کا سفر کر کے اپنی سیاحت کے حالات قلم بند کئے۔ مسلمان علم ہندسہ میں مشغول ہوئے اور انہوں نے اُس میں جیوب کو داخل کیا۔ یونان کے علم مثلث کو ارقام میں لے آئے۔ محمد بن موسیٰ المتوفی سنہ ۲۵۰ھ نے جبر و مقابلہ وضع کیا۔ علم ہیئت میں بتانی ہیئت دان نے زمین کے نقطۂ راس اور نقطۂ ذنب کے منتقل ہو جانے کو دریافت کیا۔ بعض رصد گاہوں میں مسلمانوں نے دائرۃ البروج کے اُس میلان کو بھی دریافت کر لیا جو خط استوا کی طرف ہے ابوریحان بیرونی ایک نامی منجم نے سنہ ۴۳۰ھ کے پس و پیش میں حرکت زمین معلوم کی علم مناظر میں مسلمانوں نے انعکاس کا قاعدہ دریافت کیا۔ کیمیا کو اصول پر قایم کر کے علم کی حیثیت میں لے آئے ابن ہیثم نے روشنی کی حرارت اور جسمیت کو بدلائل ثابت کیا علم طب میں چیچک۔ سنگریزہ وغیرہ بیماریوں کے لئے علاج تجویز کئے گئے اور بہت سی نئی دواؤں کا اس علم میں اضافہ ہے۔

سنہ ۴۵۹ھ سے باقاعدہ درسگاہوں کی تعمیر بھی شروع ہوئی۔ خاص شہر بغداد میں ۳۰۰ مدرسے قایم ہوئے جن میں ۳۰ بڑے کالج شامل تھے لیکن زیادہ سر برآوردہ دو کالج تھے ایک آل سلجوق کا "نظامیہ" جس میں ۶ ہزار طلبا زانوی ادب طے کرتے تھے اور جس کا سالانہ نظام الملک نے ۱۵ ہزار دینار مقرر کیا تھا۔ دوسرا آل عباس کا "مستنصریہ" جس کا سالانہ بیت المال سے ۷۰ ہزار مثقال اسیعنے ۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے کے قریب تھا۔ بغداد کی طرح اصفہان میں ۸۴ دمشق میں ۲۰ بیت المقدس میں ۳۸ نیشاپور میں ۵

قاہرہ میں ۲۰ قرطبہ میں ۸۰ نامی گرامی مدرسے مختلف وقتوں میں قایم ہوئے - خاندان عباسیہ کو دیکھکر والیان اندلس کو بھی علمی ترقی کا خیال ہوا اور اُن کی توجہ سے قرطبہ رشک بغداد ہوگیا - عبدالرحمن ناصر نے قسطنطنیہ - افریقہ - مصر - شام فارس - عراق وغیرہ ملکوں سے کتابیں منگوائیں اور اپنے زمانے کے مولفوں کو انعام بھی دیا یہانتک اُس کے پاس ۴ لاکھ کتابیں جمع ہوگئیں جس سے یہ فائدہ ہوا کہ اندلس میں جم غفیر فلاسفروں کا پیدا ہوگیا - ابن باجہ ابن رشد کے ناموں سے کون واقف نہیں ابن فرناس وہاں پہلا شخص ہوا جس نے پتھر سے شیشہ بنایا معرفت اوقات کا آلہ اختراع کیا اور ہوا میں اڑنے کے لیے ایک کل تیار کی ابن طفیل اندلسی نے سنہ ۵۰۰ھ کے لپ و پیش میں ایولیوشن تھیوری کو ظاہر کیا - قرطبہ پہلا شہر ہے جس کی سڑکیں پختہ کی گئیں اور رات کے وقت ان پر لالٹینوں سے روشنی کی گئی - غرناطہ میں ۳۰ ہنچکیاں دن رات چلتی تھیں - اشبیلیہ (سول) میں ایک لاکھ کارخانے تھے جہاں زیتون کا تیل نکالا جاتا تھا تصنیف و تالیف کا یہ عالم تھا کہ ایک وقت میں قرطبہ میں ۱۵۰ مالقہ میں ۵۳ مریہ میں ۶۲ پرتگال میں ۲۵ اور مرسیا میں ۱۷ کتابیں لکھی گئیں اشبیلیہ - غرناطہ - بلنسیہ وغیرہ شہروں کا تو کچھ ذکر ہی نہیں - یوروپ کی استادی کا فخر بھی اندلس کو حاصل ہوا جو برٹ فرانسیسی نے یہاں مدتوں تعلیم پائی اور جب وہ سنہ ۹۵۸ھ میں پوپ ہوگیا تو اس نے اطالیہ میں دو مدرسے کھولے - اسی شخص نے ارقام ہندسہ کو عرب سے سیکھکر یوروپ میں شایع کیا - فاطمیہ خلفا نے بھی اس طرف رجوع کیا مقریزی مورخ کا بیان ہے کہ عزیز باللہ فاطمی المتوفی سنہ ۳۸۶ھ کے محل (واقع القاہرہ) میں ۴۰ کتبخانے تھے ایک اور مورخ کسیقدر مبالغے کے ساتھ لکھتا ہے کہ ان کتبخانوں میں ۷ لاکھ کتابیں تھیں فاطمیہ عہد میں القاہرہ میں ایک پبلک لائبریری تھی جس کو "دار العلم" اور "دار الحکمۃ" کہتے تھے اس زمانے میں جامع ازہر میں ۱۲ ہزار طلبا دور دراز ملکوں سے آکر فقہ - منطق - لغت طب نجوم - حدیث ریاضی - تفسیر - تاریخ کی تعلیم پاتے تھے - والیان مراغہ اسوجہ سے

# مُصنفانِ اسلام

ابو العلاء احمد بن عبداللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن داؤد تنوخی ربیع الاول ۳۶۳ھ کو معرۃ النعمان میں پیدا ہوا۔ قدرت نے اُسے شاعروں کے عالمگیر وصف سے محروم نہ رکھا چنانچہ یہ چار برس کا تھا کہ چیچک سے اُس کی آنکھیں جاتی رہیں اور یہ بھی ہومر۔ ملٹن وغیرہ نامور شاعروں کی طرح اندھا ہو گیا۔ اُس کو تصانیف کا نہایت شوق تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں وہ شعر میں لاثانی تھا وہاں صرف۔ نحو۔ ادب میں بھی اپنا آپ ہی نظیر تھا۔ علم ادب میں "الایک والغصون" ایک کتاب لکھی جو ۱۰۰ جلدوں میں ختم ہوئی۔ نظم میں کتاب "لزوم ما لا یلزم" ۵ جلدوں میں تائید کی کتاب ضوء السقط۔ کتاب لامع العزیزی۔ کتاب ذکری حبیب۔ کتاب عبث الولید۔ کتاب معجز احمد۔ کتاب زند الاستعداد (شرح ضوء السقط) وغیرہ بے نظیر کتابیں تصنیف کیں اور ربیع الاول سنہ ۴۴۹ھ میں وفات پائی۔

احمد تقی الدین بن عبدالصمد مقریزی مصری دنیائے اسلام کے نہایت مشہور مورخ تھے تاریخ میں انہوں نے جو کتابیں لکھیں اُن میں سے چند کتابوں کی فہرست دیجاتی ہے:- "المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار" (۲ جلد) امتاع الاسماع (۶ جلد) الجمع عن البشر (۴ جلد) السلوک فی معرفۃ دول الملوک (۴ جلد) "تاریخ الکبیر المقفی فی تراجم اہل مصر والواردین الیہا" ابو المحاسن کہتا ہے کہ اگر یہ کتاب ختم ہو جاتی تو

۸۰ سے زیادہ جلدوں میں پوری ہوتی "الالمام باخبار من بارض الحبشۃ من الملوک الاسلام" یہ کتاب ۱۷۹۰ء کو لیڈن میں چھاپی گئی "مجمع الفوائد" ۸۰ جلدوں میں ختم ہوئی کتاب فی الغنا۔ کتاب فی الاجسام المعدنیہ وغیرہ وغیرہ علامہ مقریزی نے ۷۶۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۴۵ھ میں انتقال کر گئے وہ بعابکی الاصل تھے۔ مصر میں رہا کرتے تھے شافعی المذہب تھے۔ تاریخ مصر میں اُن کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی +

احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی المعروف بہ خطیب جمادی الآخر ۳۹۲ھ میں پیدا ہوئے علم حدیث اور تاریخ میں کمال دسترس پیدا کی بغداد کی بے نظیر تاریخ لکھی۔ فقہ ابو الحسین محاملی اور قاضی ابو الطیب سے حاصل کی اور اس علم میں بھی از بس امتیاز پایا۔ تصانیف کی تعداد ۱۰۰ سے کم نہیں۔ ۴۶۳ھ کو ذی الحج کے مبارک مہینے میں رحلت کی اور جناب بشر حافی کے مزار کے پاس مدفون ہوئے +

احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی معروف بہ "ابن حجر" عسقلانی (عسقلان واقع ملک شام) میں ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ شعر۔ حدیث۔ تاریخ میں از حد شہرہ پایا بے شمار کتابیں تصنیف کیں اصابہ فی ذکر الصحابہ ۴ جلدوں میں لکھی اور استیعاب و اسد الغابہ کی تمام باتوں کو اس میں جمع کیا۔ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری ۱۲ جلدوں میں لکھی۔ اور جب ۲۵ برس کی مدت کے بعد ۸۴۲ھ میں یہ کتاب ختم کر چکے تو انھوں نے شہر القاہرہ میں ایک بہت بڑا ولیمہ دیا جس میں جملہ اکابر و عمال جمع تھے ابن حجر نے صرف علم حدیث اور اس کے متعلقات میں چالیس کتابیں لکھیں۔ تعجیل المنفعت۔ المجمع المؤسس۔ بلوغ المرام۔ نزہتہ النظر۔ مبہمات۔ تقریب التہذیب۔ تعریف مراتب الموصوفین بالتدلیس فی اسانید الاحادیث۔ المعجم المفہرس۔ الکافی الشاف وغیرہ اُن کی مشہور تالیفات ہیں۔ شہاب الدین آپکا لقب تھا حافظ القرآن تھے۔ شافعی المذہب تھے جس طرح حدیث میں آپ سرتاج تھے اسی طرح تاریخ میں مورخ مستند اور شعر میں

شاعر غرا تھے۔ ۵۱ھ میں وفات پائی ٭

احمد بن عمرو بن سریح امام شافعی علیہ الرحمتہ کے بہت بڑے مصاحبوں میں سے تھے اُن کو امام موصوف کے تمام مصاحبوں پر ترجیح دی گئی ہے حتیٰ کہ مزنی پر بھی۔ شیخ ابواسحٰق شیرازی کا بیان ہے کہ "ابو العباس احمد بن عمر مذکور نے ۔۔ ۴ سو کتابیں تصنیف کیں اور مذہب شافعی کی اشاعت میں دل وجان سے کوشش کی اور مخالفان مذہب کا رد لکھا اور اکثر یہ مذہب صرف احمد بن عمر کی وجہ سے پھیلا" علامۂ موصوف نے ۳۰۶ھ میں وفات پائی اور بغداد کے محلے کرخ نامی میں اپنے حجرے کے اندر مدفون ہوئے اُن کے مزار کی آجتک زیارت ہوتی ہے ٭

احمد بن عیسٰی بغدادی کا ذکر ہے کہ ایکدفعہ موزے اُن کے ہاتھ میں تھے کبھی اُن کو سیتے تھے اور کبھی ادھیڑتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا یہ آپ کیا کرتے ہیں کہا کہ "میں اپنے نفس کو مشغول کرتا ہوں اس سے پہلے کہ وہ مجھے مشغول کرے" جب سے ان کا نام خزاز پڑ گیا کیونکہ خرز پھٹے ہوئے موزوں کے سینے کو کہتے ہیں۔ آپ محمد بن منصور طوسی کے شاگرد تھے۔ ذالنون مصری۔ سری سقطی۔ بشر حافی۔ جنید بغدادی۔ عبید بصری جیسے جلیل القدر صوفیہ کی صحبتوں میں رہے۔ تصانیف بکثرت چھوڑیں جن کی تعداد کم وبیش ۔۔ ۴ بتائی گئی ہے۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فنا وبقا میں کچھ لکھا۔ شیخ الاسلام کی رائے ہے کہ "مشائخ میں کوئی ان سے بڑھکر نہیں ہوا" مرتعش کا بیان ہے کہ "جب خزار حقائقین کچھ کہتا ہے تو تمام عالم اُس کے سامنے ہیچ نظر آتا ہے"۔ عیسٰی بغدادی فرماتے ہیں کہ "دنیا میں ایک وہی تھا۔ وہ کیا گیا دنیا ہی نہیں رہی" غرض آپ کے اوصاف بیان سے باہر ہیں۔ مدتوں مصر میں رہے۔ برسوں مکے قیام رہا آخر ۲۸۶ھ میں عزم آرام باغ جنان ہوئے۔

احمد بن یحیٰی بن اسحٰق المعروف بہ "ابن راوندی" راوند واقع اصفہان کا رہنے والا

والا تھا۔ علم کلام میں بڑا دخل رکھتا تھا۔ شعر بھی کبھی کبھی کہہ لیتا تھا۔ کتاب فضیحۃ المعتزلہ کتاب التاج۔ کتاب الزمرد وغیرہ ۱۱۴ کتابیں لکھیں ۲۴۵ھ میں چالیس برس کا ہوکر مرگیا۔

امیر خسرو بن سیف الدین ۶۵۱ھ میں پیدا ہوئے چونکہ ان کے باپ قبیلہ لاچین کے امرا میں سے تھے اس لئے لوگ ان کو بھی امیر کہلیا کرتے تھے۔ انہوں نے چھ بادشاہوں کی خدمت کی کتاب "نہ سپہر" علاؤالدین خلجی کے بیٹے قطب الدین کے لئے لکھی جس کے صلے میں اُن کو ہاتھی کے وزن کے برابر سونا ملا۔ اوایل میں یہ غیاث الدین بلبن کے بڑے بیٹے محمد المعروف بہ شہید کے پاس رہا کرتے تھے اور ۸ برس تک اُسی کے پاس ملتان میں رہے لیکن جب محمد معلون کے ہاتھ سے مارا گیا تو یہ ملتان سے چلے آئے اور بلبن کے دربار میں محمد کا پردرد اور دلسوز مرثیہ کہکر لائے جس کے سننے سے غیاث الدین کے دل کو ایسا صدمہ ہوا کہ اس صدمہ سے جانبر نہو سکا۔ امیر خسرو نے فن موسیقی میں بارہ نئے مقام ایجاد کئے اعجاز خسروی (۵ جلد) قران السعدین وغیرہ ۹۹ کتابیں تصنیف کیں خود ان کا بیان ہے کہ "میں نے ۴ لاکھ سے زیادہ اور ۵ لاکھ سے کم اشعار نظم کئے ہیں" ان کا ایک کلیات بھی ہے جس میں ۸ ہزار کے قریب اشعار ہیں۔ نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ سے آپ کو ارادت تھی اور اکثر صحبت بھی رہا کرتی تھی۔ چنانچہ جب ۷۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے تو انہیں اولیاء اللہ کے جوار میں مدفون ہوئے۔

ابو علی حسین بن عبداللہ بن سینا کی ذہانت اور علمیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ کہ سولہ برس کی عمر میں فضلائے نامدار اُس کے آگے زانوئے ادب طے کیا کرتے تھے۔ فن طبابت میں اس نے اعجاز کا رتبہ حاصل کیا تھا۔ جس کی وجہ سے شمس الدولہ والی گورگان نے اُسے اپنا وزیر بنا لیا۔ اس وزارت میں اُس کا یہ حال تھا کہ جبتک ۱۲۰ مریضوں کا حال نہ دیکھ لیتا کھانا نہ کھاتا تھا اور پھر وزارت

کا کام بھی سر انجام دیتا تھا۔ ابن سینا پہلا شخص ہے جس نے مریضوں کے علاج میں النیاس راوند۔ املی۔ ہلیلہ سناسنی وغیرہ دواؤں کا استعمال کیا۔ طبابت کی طرح فلسفہ میں بھی وہ گوی سبقت لیگیا تھا چنانچہ اس فن میں اس نے ۲۶ کتابیں لکھیں اور نیز خطہ یونان کے حکما کی اصلی غلطیاں نکالیں۔ طب کے علم میں ۸ کتابیں لکھیں جن میں زیادہ مشہور قانون (۱۴ جلد) اور شفا (۱۸ جلد) ہیں فقہ اور توحید میں ۱۲۰ کتابیں لکھیں جن میں سے حاصل محصول (۲۰ جلد) البر والاثم (۸ جلد) مشہور ہیں لغت میں چار کتابیں لکھیں جن میں لسان العرب (۱۰ جلد) زیادہ ممتاز ہے۔ منطق میں ۹۔ علوم طبعی و ریاضی میں ۱۵۔ آداب۔ سیاستہ۔ موسیقی میں ۷ کتابیں تالیف کیں غرض اس نے ۲۱ برس کی عمر سے لیکر مرتے دم تک کل ۱۰۰ کتابیں لکھیں۔ شمس الدولہ کے بیٹے تاج الدولہ نے اُسے اس جرم کی تہمت لگا کر قید کر دیا کہ یہ علاؤ الدولہ کے ساتھ مکاتبت رکھتا ہے ابن سینا ۴ مہینے قید خانے میں رہا جہاں وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا گھبرا گھبرا کے یہ شعر پڑھا کرتا تھا:۔

رایت ابن سینا العادی الرجال — وفی السجن بات احسن الممات

ترجمہ۔ میں نے دیکھا کہ ابن سینا لوگوں سے بیر رکھتا تھا — آخر وہ قید میں بری موت مرا

فلم یشف ما اتا بہ بالشفا — ولم ینج من موتہ بالنجاتہ

ترجمہ۔ نہ شفا نے اُسے مرض سے شفا دی — نہ نجات نے اُسے موت سے نجات دی

۵۸ برس سے زیادہ زندگی نے وفا نہ کی اور ۴۲۸ھ ماہ رمضان یوم الجمعہ کو ہمدان میں فوت ہوا

**رودکی** سمرقند ہی۔ ایران زمین کا پہلا شاعر ہے جس نے دیوان مرتب کیا۔ کلیلہ و دمنہ کو منظوم کیا جس کے صلے میں امیر نصیر بن نوح سامانی نے اُسے ۴۰ ہزار درہم عطا کئے۔ رودکی کے اشعار جن کی تعداد ۱۰ لاکھ تین سو بیس بتائی گئی ہے سو قرنوں میں ختم ہوئے۔ یہ شاعر پانچویں صدی میں ہوا ہے۔

سعید بن مبارک بن علی بن عبداللہ بن سعید بن محمد معروف بہ ابن دہان نحوی البغدادی کے زمانہ میں ابن خشاب
ابن شجری ابن الجوالیقی جیسے جلیل القدر نحوی موجود تھے لیکن لوگ اس کو سب پر ترجیح دیتے اور
سرآمد نحویاں مانتے تھے۔ اور واقعی ابن دہان اگر سیبویہ نہ تھا۔ تو سیبویہ زمانہ تو ضرور
ہی تھا۔ شعر بھی خوب کہتا تھا۔ علم نحو میں نہایت عمدہ اور نہایت بسیط کتابیں لکھیں
شرح ایضاح و تکملہ (۴۳ جلدوں میں) زہرۃ الریاض (۷ جلد) شرح اللمع (۲ جلد)
کتاب العروض۔ کتاب الدروس۔ رسالہ سعیدیہ وغیرہ وغیرہ۔ ۵۶۹ھ میں پیدا
ہوا ۶۱۱ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن احمد المشہور بہ نورالدین جامی اپنے وقتوں میں ملا کے معزز
لقب سے ملقب تھے۔ جام کے رہنے والے تھے۔ ۴۵ سے زیادہ کتابیں لکھیں جن میں
سے نفحات الانس۔ سبحۃ الابرار۔ شرح کافیہ۔ یوسف زلیخا۔ انشا بہارستان
شواہد النبوۃ وغیرہ ایسی کتابیں ہیں جن سے اہل ہند بھی ناآشنا نہیں۔ علامہ موصوف
شاعر بھی تھے چنانچہ ان کا ایک کلیات ہے جس میں ساڑھے آٹھ ہزار سے زیادہ اشعار
ہیں۔ آپ علم الٰہی۔ علم تفسیر علم اخلاق۔ علم فلسفہ میں بھی پوری قابلیت رکھتے تھے
ملا عبدالغفور المتوفی ۹۱۹ھ شارح مشہور اور مفتی زمان آپ ہی کے شاگرد تھے۔ آپ
۸۱۷ھ میں عالم وجود میں آئے اور ۸۹۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابوالفرج عبدالرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قریشی تیمی بکری بغدادی
۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ حدیث تاریخ اور ادب میں عجیب استعداد حاصل کی اور
ان علوم میں تصنیفات بھی بکثرت چھوڑیں۔ ابوالفرج اصل میں "فرصۃ الجوز" نامی شہر
کا باشندہ تھا۔ اور اسی وجہ سے اس کو ابن جوزی کے نام سے شہرت ہوئی
بغداد میں وعظ کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہاں کے سنی اور شیعہ میں جناب
صدیق اور جناب مرتضیٰ کی افضلیت پر بحث چھڑی۔ معاملہ اس پر طے ہوا۔ کہ ابن جوزی

جو فیصلہ کر دے وہ فریقین منظور کر لیں۔ غرض لوگ اس تصفیہ کے لئے آئے تو وہ وعظ
کر رہا تھا اور خلیفہ ناصر الدین اللہ بھی جو مذہب امامیہ کی طرف مایل تھا اُس کے وعظ میں شریک
تھا۔ اُس نے جن الفاظ میں ان کا فیصلہ کیا وہ یہ تھے "من کانت بنتہ تحتہ" یعنے
"وہ شخص کہ اس کی بیٹی اسے بیاہی گئی" اہل سنت نے کہا اُس سے مراد علیؓ ہیں
کیونکہ آنحضرت کی بیٹی فاطمہ زہرا آپ کے گھر میں تھیں۔ اس حکایت سے معلوم ہو سکتا
ہے کہ لوگوں کے دلوں میں ابن جوزی کی کسقدر عزت تھی اور کسقدر عقل کی رسائی اور حاضر جوابی
کا مادہ خدا نے ان کو دیا تھا۔ علامہ مذکور کی تصنیفات کی نسبت بہت کچھ روایتیں مشہور
ہیں مگر اس میں تو کچھ شک نہیں کہ انہوں نے ۲۵۰ سے زیادہ کتابیں تالیف کیں
وہ مفسر بھی تھے۔ شعر بھی نفیس کہتے تھے تاریخ میں "کتاب المنتظم" لکھی جو بہت مشہور
ہوئی۔ "زاد المسیر فی علم التفسیر" (۸ جلدوں میں) لکھی جس کا ایک غیر مکمل نسخہ کتبخانہ خدیویہ
میں موجود ہے۔ ۵۹۷ھ میں رمضان کے مہینے جمعہ کی رات کو انتقال کر گئے۔

## عبد الرحمٰن بن کمال سیوطی

عبد الرحمٰن بن کمال سیوطی۔ سیوط (واقع مصر) میں ۸۴۹ھ میں پیدا
ہوئے۔ شافعی المذہب تھے ہر علم میں کتابیں تصنیف کیں تاریخ میں تاریخ الخلفاء۔
حسن المحاضرہ فی اخبار مصر القاہرہ نہایت مفید کتابیں لکھیں۔ کتاب موخر الذکر میں انہوں
نے اپنی تالیف کی ہوئی بیس کتابوں کے نام بتائے ہیں جو صرف تاریخ میں لکھی گئیں۔
علم حدیث میں اور اُس کے متعلقات میں انہوں نے ۱۰۰ کتابیں لکھیں (اس تعداد
میں شرح تلخیص اور تالیف تینوں شامل ہیں) جن میں سے جامع الکبیر۔ خصائص الکبیر۔
الموذج اللبیب۔ مناہل الصفا۔ مسانید الصحابہ الکلم الطیب۔ الدر النثیر۔ زہر الربیٰ۔
جمع الجوامع۔ شرح الصدور۔ عقود الزبرجد۔ وصول الامانی۔ نخبۃ الفکر۔ ابواب السعادۃ
الہیئۃ السنیہ وغیرہ کتابیں کتبخانہ خدیویہ (واقع القاہرہ) میں بھی موجود ہیں۔ علامہ
موصوف مفسر بھی تھے۔ جلالین جو ایک مشہور تفسیر ہے انہیں کی مدد سے لکھی گئی۔

مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن - الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۵ جلدوں میں) +
بعضوں نے سیوطی کی تصنیفات کا اندازہ کیا تو ۵۰۰ سے زیادہ نکلیں علامہ موصوف نے ۹۱۱ھ میں قضا کی

عبد الملک - بن حبیب السلمی اندلس کے سربرآوردہ مصنفوں میں ان کا نمبر اول ہے - انہوں نے اپنی زندگی میں بے شمار کتابیں تالیف کیں جن کی مجموعی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) بتائی گئی ہے - ان میں سے کتاب الواضحہ جو امام مالک کے مذہب میں ہے نہایت مفید اور نہایت بسیط ہے علامہ موصوف نے ۲۸۹ھ میں وفات پائی +

ابو الفتح عثمان بن جنی نحوی موصل کا رہنے والا تھا - ۳۰۲ھ میں پیدا ہوا علوم عربیہ میں اس کو نہایت تبحر تھا - شعر گوئی کا بھی شوق تھا چنانچہ اس کا شعر ہے -

| | |
|---|---|
| تحبب او تدرع او تعتب | فلا و اللہ لا ازداد حبا |
| ترجمہ تو محبت کر یا نہ کر | میں تو بخدا اس سے زیادہ محبت تجھ سے نہیں کر سکتا |
| رمیت بسہمک کل قلبی | فان رمت المزید فہات قلبا |
| ترجمہ ایک ہی تیر میں تو میرا دل لے گیا | اگر اور تیر لگانے کی جی میں ہے تو لا ایک اور دل دے |

ابن جنی نے نہایت ضخیم اور از حد بسیط کتابیں تصنیف کیں :-

نوادر فی العربیہ (۲ ہزار صفحے) خصائص (۲ ہزار صفحے) تفسیر متنبی (۲ ہزار صفحے) تفسیر اشعار ہذیل (۲ ہزار صفحے) شرح حماسہ (ایکہزار صفحے) تفسیر تصریف المازنی (۱ ہزار صفحہ) تفسیر معانی دیوان المتنبی (ایکہزار صفحہ) محاسن فی العربیہ (۸۰۰ ص) سر الصناعۃ (۸۰۰ صفحہ) شرح المقصود و الممدود (۸۰۰ صفحہ) کتاب اللمع وغیرہ - علامہ حموی نے معجم الادباء میں ان کی تصنیف کی ہوئی ۴۰ کتابوں کے نام بتائے ہیں ابن جنی علوم عربیہ میں ابو علی فارسی کا شاگرد تھا - اس نے فقہ - عروض - تاریخ میں بھی مفید کتابیں لکھیں صفر ۳۹۲ھ کو بغداد

میں فوت ہوا +

علی بن احمد بن سعید معروف بہ "ابن حزم" اندلس کے رہنے والے تھے ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ جملہ علوم میں دسترس پیدا کی۔ اسلامی دنیا کے کثیر التعداد مصنفوں میں نہایت ممتاز نمبر پایا۔ بیشمار کتابیں لکھیں جن کی مجلدوں کی تعداد علامہ حموی نے ۴۰۰ بتائی ہے اور صفحات کی تعداد ایک لاکھ ۸۰ ہزار سے کچھ زیادہ علامہ ابن حزم نے ۴۵۶ھ میں وفات پائی +

ابو الحسن علی بن اسمعیل الاشعری البصری ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے زکریا ساجی۔ ابو خلیفہ الجمحی۔ سہل بن نوح۔ محمد بن یعقوب مقری اور عبد الرحمن بن خلف الضبی المصری سے روایت کرتے ہیں۔ اور اکثر محمد بن عبد الوہاب الجبائی کی شاگردی میں رہے جس کی وجہ سے وہ کئی برس تک اعتزال کی طرف مایل رہے۔ یہانتک کہ فرقہ معتزلہ کے امام ہو گئے لیکن پھر ان پر اس فرقہ کی اصل حقیقت کھل گئی جس کو انہوں نے جمعہ کے دن جامع بصرہ میں کرسی پر استادہ ہو کے بلند آواز سے ان الفاظ میں ظاہر کیا "من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اعرفہ بنفسی انا فلان بن فلان کنت اقول بخلق القرآن وان اللہ لا یری بالابصار وان افعال الشر انا افعلہا وانا تائب مقلع معتقد الرد علی المعتزلہ مبین بفضائحہم ومعائبہم" مطلب یہ کہ میں پہلے اعتقاد رکھتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے۔ خدا تعالے کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھینگے۔ برے کاموں کے کرنے والے ہم آپ ہیں لیکن میں اب علانیہ توبہ کرتا ہوں اور معتقد ہوں کہ مذہب معتزلہ سراسر عیب ہے۔ اس کے بعد سے علامہ اشعری نے معتزلیوں پر رد لکھنا شروع کر دیا اور نفی و اثبات کے درمیان کا طریقہ اختیار کیا جسپر باقلانی۔ ابن فورک۔ اسفرائنی ابو اسحق شیرازی۔ امام غزالی۔ ابو الفتح شہرستانی۔ امام رازی وغیرہ جید علما نے ان سے موافقت کی ابو بکر ابن الصیرفی کہتا ہے کہ "معتزلہ نے خوب سر اٹھایا۔ یہانتک کہ خدا نے اشعری

کو پیدا کیا جس نے ان کا دم بند کر دیا"۔ اشعری نے کتاب اللمع۔ کتاب الموجز۔ کتاب ایضاح البرہان۔ کتاب التبین علی اصول الدین۔ کتاب الشرح والتفصیل فی الرد علی اہل الافک والتضلیل۔ کتاب الابانہ وغیرہ ۵۵ کتابیں لکھیں۔ انہوں نے تفسیر القرآن بھی لکھی جو ۷۰ جلدوں میں ختم ہوئی۔ مذہب اُن کا حنفی تھا۔ سال میں صرف سترہ درہم ان کا نفقہ تھا۔ سنہ ۳۲۴ھ میں بغداد میں وفات پائی ◆

علامہ ابن حزم نے سنہ ۴۵۶ھ میں وفات پائی ◆

ابوالحسن علی بن اسمٰعیل معروف بہ ابن سیدہ مرسیہ (واقع اندلس) کا باشندہ تھا اُس نے کتاب المحکم (جسکا اختصار کر کے فیروز آبادی نے قاموس تیار کی) شرح حماسہ (۶ جلد) کتاب المخصص (۱۷ جلد) جیسی بسیط کتابیں لکھیں جو ۱۳۴ جلدوں میں ختم ہوئی ہیں ابن سیدہ صاعد بغدادی کا شاگرد تھا علم لغت میں امام تھا۔ شعر میں بھی بڑی لیاقت رکھتا تھا۔ اس کی کتابیں جہاں بسیط ہیں۔ مفید اور نایاب بھی ہیں۔ اُس نے ربیع الاول سنہ ۴۵۸ھ میں وفات پائی ◆

علی بن حسن معروف بہ "ابن عساکر" حافظ القرآن تھے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ کل ۹۰ کتابیں لکھیں جن کے اجزا کی تعداد ۱۱۶۲ بتائی گئی ہے۔ دمشق کی تاریخ لکھی جو ۸۰ جزو میں ختم ہوئی علامہ حموی معجم الادبا۔ ترجمہ ابن عساکر کی ذیل میں لکھتے ہیں۔ "والی اربعمائۃ مجلس وثمانیۃ مجالس وخرج لشیخہ ابی غالب ابن البناء عشر مشیخہ" یعنی ابن عساکر مذکور نے صرف ایک فن میں ۴۰۸ لکچر دئے اور اپنے شیخ ابی غالب ابن البناء کیلئے گیارہ تذکرے لکھے علامہ مذکور کی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ انہوں نے جتنی کتابیں لکھیں اُن سے خلق خدا کو بہت فائدہ پہنچا عالم۔ عابد۔ کامل زاہد تھے اوائل سنہ ۴۹۹ھ میں عالم وجود میں آئے اور ۵۷۱ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے

علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبدالرحمن بن مروان بن عبداللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ اموی قرشی المعروف بہ "ابوالفرج"

اصفہانی، ۲۸۴ھ کو اصفہان میں پیدا ہوا - بغداد میں پرورش پائی - شعر آثار - انساب سیر - نحو - لغت - مغازی - خرافات - بیطاری - طبابت - نجوم وغیرہ علوم میں مہارت پیدا کی - نہایت مفید کتابیں تصنیف کیں - کتاب آغانی ۱۰ جلدوں میں لکھی - مورخین کا بیان ہے کہ جب یہ کتاب نئی نئی لکھی گئی تو اس کی قیمت ۱۰ ہزار درہم (یعنے ڈہائی ہزار روپیہ سے زیادہ) تھی - صاحب ابن عباد جن کی لائبریری میں ۲ لاکھ سترہ ہزار کتابیں موجود تہیں اور جن کا یہ حال تھا کہ سفر و حضر میں تیس اونٹ کتابوں سے لدے ہوئے مطالعہ کے لئے اپنے ہمراہ رکھتے تھے جب ان کو یہ کتاب آغانی ملگئی تو اُن کو کسی کتاب کی ضرورت نہ رہی ابوالفرج کے اشعار اور محاسن عرب میں مشہور ہیں اُس نے آغانی کے علاوہ اور ہر دلعزیز کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد ۲۶ سے زیادہ بتائی گئی ہے - شاہان اندلس کے لئے چند کتابیں لکھیں جن کے صلے میں اس کو انعام بھی ملا - وزیر مہلبی کی مدح میں جو بڑا فیاض اور عالی ہمت تھا بہت قصاید لکھے - کتاب ایام العرب جمہرۃ النسب - کتاب الدارایات -

چہارشنبہ چہاردہم ذی الحج ۳۵۶ھ کو بغداد میں قضا کی -

علی بن زید ابوالحسن بن ابی القاسم البیہقی ۴۹۹ھ میں پیدا ہوئے - عالم خوش اعمال اور فاضل باکمال تھے نہایت عمدہ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے ۸۰ کتابوں کی فہرست علامہ حموی نے معجم الادبا میں دی ہے ۵۶۵ھ میں وفات پائی -

علی بن عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن ابی الطیب شہر نیشاپور کا رہنے والا تھا علامۂ بے مثل اور مفسر بے بدل تھا - ۴۱۴ھ میں سلطان محمود کے دربار میں آیا - بے نظیر کتابیں تالیف کیں قرآن شریف کی تین تفسیریں لکھیں - تفسیر کبیر (۳۰ جلد) تفسیر اوسط (۱۱ جلد) تفسیر صغیر (۳ جلد) علاوہ اس کے اور کتابیں لکھیں - مگر وہ اسقدر

مشہور نہیں۔ ابن ابی الطیب اوایل ۵۴۵ھ میں راہی ملک عدم ہوا +

علی بن حصال بن علی بن غالب بن جابر بن عبد الرحمن المشہور بہ "فرزدقی"
شہر قیردان (واقعہ مراکش) کے رہنے والے تھے۔ نہایت مفید اور بغایت ضخیم کتابوں سے
آپ نے خلق کو فائدہ پہنچایا۔ کتاب السیر لکھی جو ۳۵ جلدون میں ختم ہوئی) کتاب الدلل
(۳۰ جلدوں میں) برہان العمیدی (۲۰ جلدوں میں) وغیرہ وغیرہ علامہ موصوف نے ۴۷۹ھ
میں وفات پائی +

علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی السیف المشہور بہ "مدائنی" ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے
عالم اجل تھے۔ نہایت عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔ علامہ حموی نے معجم الاباد میں ان
کی تصنیفات کی فہرست دی ہے جس میں ۲۴۲ کتابوں سے زیادہ کے نام درج ہیں۔
مدائنی نے ۲۲۵ھ میں وفات پائی +

علی بن محمد الملقب بہ عزالدین ابن اثیر جزری۔ جزیرہ ابن عمر (واقعہ دریائے دجلہ)
میں پیدا ہوئے تھے اس کی نسبت سے ان کو جزری کہتے ہیں۔ نسب اور تاریخ میں آپکو
بڑا دخل تھا۔ بہت سی کتابیں لکھیں چنانچہ "تاریخ کامل" جس میں پیدائش سے ۶۲۸ھ
تک کا بیان ہے (۱۰ جلدوں میں) لکھی اسد الغابہ فی ذکر الصحابہ (۶ جلدون میں) لکھی
اور اس میں ۷ ہزار ۵ سو صحابہ کرام کا مفصل حال لکھا ہے اللباب فی معرفۃ الانساب
(۳ جلدوں میں) لیکن یہ کتاب علامہ سمعانی کی کتاب الانساب کا اختصار ہے۔
جامع الاصول فی احادیث الرسول (۱۰ جلدون مین) وغیرہ وغیرہ۔ ابن اثیر نے شعبان
۶۳۰ھ میں قضا کی +

علی بن النصرانی۔ المعروف بہ "ابوالحسن ابن الاطیب" نے بڑی لمبی چوڑی
کتابیں لکھیں۔ کتاب جمعۃ السلطان (۲۰۰۰ صفحوں میں) کتاب اصلاح المنطق
(۳۰۰۰ صفحوں میں) کتاب البراعۃ وغیرہ وغیرہ۔ ابن الندیم کتاب الفہرست

میں لکھتا ہے "کان یذاکرنی کبتہا و احسبہ تکلیبن"۔ ۳۷ ھ میں وفات پائی +

عمرو بن بحر بن محبوب کنانی بصری، جاحظ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس کی دونوں آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اس کی شکل ایسی بھیانک ہوگئی تھی کہ جب خلیفہ متوکل نے اُسے اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے بلایا تو اس کو ۱۰ ہزار درہم دیکر الٹا واپس کردیا۔ معتزلی المذہب تھا فرقہ جاحظیہ اس کی طرف منسوب ہے۔ اُس نے ہر علم و فن کی کتابیں تصنیف کیں اور انعام بھی پایا +

(۱) کتاب الحیوان۔ محمد بن عبد الملک کے لئے لکھی اور ۵ ہزار دینار انعام لیا +

(۲) کتاب البیان و التبیین۔ ابن ابی داؤد کے لئے لکھی اور ۵ ہزار دینار انعام لیا +

(۳) کتاب الزرع و النخل۔ ابراہیم بن عباس الصولی کے لئے لکھی اور ۵ ہزار انعام لیا علامہ حمدی نے جاحظ کی تصنیفات کی فہرست دی ہے جس میں ۱۲۵ کتابیں درج ہیں +

۱۶۵ھ میں پیدا ہوا تھا۔ اخیر عمر میں مفلوج ہوگیا تھا۔ زیر بار مرض مصاۃ نے اسقدر تنگ کیا تھا کہ بیقرار ہوجاتا تھا۔ محرم ۲۵۵ھ میں انتقال کرگیا +

عمر بن علی انصاری معروف بہ ابن الملقن، ۷۲۳ھ میں پیدا ہوے مذہب ان کا شافعی تھا۔ نہایت مفید کتابیں علم الحدیث اور اسماء الرجال وغیرہ میں لکھیں (اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال لکھی، جو ۲۰۰ اجزء سے زیادہ میں ختم ہوئی) صحیح بخاری کی شرح شواہد التوضیح (۱۰ جلدوں میں) لکھی +

۸۰۴ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے +

محمد بن احمد بن رشد، قرطبہ میں سنہ ۵۲۰ھ میں پیدا ہوا - مالکی المذہب تھا - ہر وقت درس میں مشغول رہتا تھا - اور اس درس سے کوئی چیز اُسے روک نہ سکتی تھی - چنانچہ کثرت تصانیف اس امر کی شاہد ہے - ابن ابار کہتا ہے کہ "ابن رشد نے تصنیف و تالیف میں ۱۰ ہزار طبق کاغذوں کے سیاہ کئے - سوائے دو راتوں کے کسی رات اُس نے مطالعہ کتب سے منہ نہیں موڑا - ایک تو زفاف کی رات اور ایک وہ رات جس میں اُس کے باپ نے وفات پائی ....." ابن رشد نے اکثر علوم میں تصنیفات چھوڑیں مگر ان میں کتب فلسفہ کی تعداد سب سے بڑھی ہوئی ہے - اور ۳۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے - علم طب میں اس نے ایک کلیات لکھی - جو بہت مشہور ہوئی - ہیئت میں بھی دخل تھا - بطلیموس کی مشہور کتاب مجسطی کو مختصر کیا - اور اس پر عمدہ حاشئے چڑھائے اور اپنے نفس کو اس شخص سے تشبیہ دی جس کے گھر آگ لگ گئی ہو اور جسے قیمتی مال ہی بچا لیتے بن پڑی ہو - ابن رشد کی زیادہ تعریف اس لئے ہے کہ اس نے ارسطو کے مردہ فلسفے کو زندہ کیا اور نہایت کوشش سے اُس کے مسایل کو حل کیا اور حتے المقدور اُن باتوں کو جو ارسطو سے رہ گئی تھیں پورا کیا - ۲۱ برس کی عمر میں وہ قضا پر مامور ہوا - شاہان اندلس کے ہاں اس کی بہت قدر تھی سنہ ۵۹۵ھ [illegible] میں وفات پائی *

ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم ہاشمی قریشی معروف بہ امام شافعی سنہ ۱۵۰ھ میں غزہ (واقعہ شام) میں تولد ہوئے اور اسی سال امام ابو حنیفہ دنیا سے اٹھ گئے - حمل کی رات اُن کی والدہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ مشتری اس کے پیٹ سے نکلا اور ٹوٹ گیا - اس کے ٹکڑے جملہ اقطاع عالم میں بکھر گئے - معبر نے تعبیر دی کہ تیرے ہاں ایک عالم پیدا ہوگا جس کے علم سے ایک زمانہ مستفیض ہوگا - امام حنبل کے بیٹے عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ

میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ "اے باپ شافعی کون تھا جس کے حق میں آپ اسقدر دعائیں کیا کرتے ہیں" امام نے کہا "بیٹا وہ آفتاب تھا دن کے لئے اور نجات تھا انسان کے لئے" ابو عبید کہتا ہے کہ "میں نے شافعی سے زیادہ باکمال نہیں دیکھا" امام شافعی نے حدیث میں ایک کتاب لکھی جو "سنن الشافعی" کے نام سے مشہور ہوئی فقہ میں "کتاب الامم" تصنیف کی ان کی کتابوں کی مکمل فہرست علامہ حموی نے دی ہے جس میں ۱۴۲ سے زیادہ کتابیں درج ہیں۔ ۲۰۴ھ میں عقلان میں وفات پائی۔

ابو بکر محمد بن ذکریا رازی اسلامی دنیا کے بڑے بھاری طبیبوں میں سے تھے۔ انہوں نے کتاب الحاوی لکھنی شروع کی (جو ۲۰ جلدوں میں ختم ہوئی) علاوہ ازیں کتاب الجامع۔ کتاب الاعصاب۔ کتاب المنصوری وغیرہ ۱۲۰ کتابیں لکھیں لیکن ان میں سے اکثر علم طب ہی میں ہیں۔ ابو بکر رازی کو طب۔ منطق۔ ہندسہ موسیقی علوم طبعی میں خوب ملکہ حاصل تھا۔ وہ مدت تک بیت الشفا (واقع بغداد) میں رئیس الاطبا کے عہدے پر ممتاز رہا۔ اس کے بعد اس نے ری میں شفا خانہ بنا کر اپنا مطب جاری کیا۔ علم طب اس نے حکیم ابی حسن بن ربن الطبری مصنف فردوس الحکمۃ سے حاصل کیا تھا۔ کتاب الحاوی کو (جس کا جز رابع کتب خانہ خدیویہ میں ہے) اس نے ان متفرق رسالوں سے جمع کیا جو جالینوس نے بقراط کے باقی ماندہ کلام سے جس کو بنی اقلیموس کسی پر ظاہر نہ کرتے تھے تالیف کئے تھے۔ اسی وجہ سے کہا کرتے ہیں کہ طب معدوم تھا اس کو جالینوس نے زندہ کیا۔ متفرق تھا اس کو بوبکر رازی نے جمع کیا ناقص تھا اوس کو ابن سینا نے مکمل کیا۔ اس کے اقوال میں سے ہے "مہما قدرت ان تعالج بالاغذیۃ فلا تعالج بالادویۃ و مہما قدرت ان تعالج بدواء مفرد فلا تعالج بدواء مرکب" یعنے "غذا میں جو فائدہ ہے دوا میں نہیں۔ مفرد دوا مرکب سے زیادہ

علاج میں کام آتی ہے" آخر عمر میں وہ نابینا ہوگیا جس کی وجہ یون بیان کرتے ہیں۔ کہ
اُس نے ابی صالح منصور بن نصر سامانی کے سامنے کیمیا کی تعریف کی کہ اس اس طرح چاندی
سونا بن سکتا ہے منصور کو بھی سُنکر شوق ہوگیا اس نے رازی سے اس شرط پر کہ اپنے
دعوے کو سچا کر دکھائے تمام ضروری آلات و اسباب مہیا کرنیکا ذمہ کرلیا۔ لیکن جب
حکیم کو کسی قسم کی ضرورت باقی نہیں رہی اور وہ تجربوں میں مشغول ہوا تو کیمیا اس سے
نہ بن سکی۔ منصور نے طیش میں آکر حکم دیا کہ وہی کتاب جس کا اُس نے حوالہ دیا تھا۔ اس
کے سر پر ماری جائے۔ یہانتک کہ وہ پرزے پرزے ہوجائے۔ پس اس صدمے
سے حکیم کی آنکھوں میں نزلے کا پانی اُتر آیا اور اس کی نابینائی کا باعث ہوا۔ سنہ ۳۲۰ھ
میں اُس نے وفات پائی +

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب طبری وہ شخص ہے جس کے برابر
دنیائے اسلام میں کسی مصنف کی تصنیفوں کی تعداد نہیں۔ شہر آمل (واقع طبرستان)
میں سنہ ۲۲۵ھ میں پیدا ہوا۔ فن تاریخ میں تبحر حاصل کیا۔ علامہ حموی معجم الادبا میں لکھتے ہیں
کہ " ابو جعفر طبری نے ۴۰ برس تک تصنیف و تالیف کا سلسلہ اس طرح قایم رکھا کہ ہر روز
۴۰ ورق لکھتا تھا اور پھر دوبارہ ان کی پڑتال نہ کرتا تھا" پس اس حساب سے اس نے
۴۰ × ۴۰ × ۳۶۵ درقوں پر خامہ فرسائی کی (یعنے ۵ لاکھ ۸۴ ہزار ۴ سو ورق پر) اگرچہ
یہ روایت کسیقدر مبالغے کے ساتھ بیان کی گئی ہے لیکن اس سے مورخ طبری کی وسیع
تصنیفات کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ ایک روز اس نے اپنے دوستوں سے پوچھا۔ کیا
تم اس بات سے خوش ہوگے کہ میں نے ایک تاریخ لکھی جس میں حضرت آدم سے لیکر آج
تک کے واقعات درج ہیں انہوں نے ضخامت پوچھی۔ ابن جریر نے کہا ۳۰ ہزار ورق
انہوں نے کہا اس کے دیکھنے میں عمر غارت ہوجائیگی۔ ابن جریر نے کہا افسوس تمہاری
ہمتیں پست ہوگئیں !! اور پھر اُس کو مختصر کیا۔ ابن جریر کی اکثر کتابوں کا پتہ نہیں چلتا

اس نے جامع البیان فی تاویل القرآن (۲۵ جلدوں میں) لکھی جواب بھی کتبخانہ خدیویہ میں قلمی موجود ہے۔ "تاریخ الامم والملوک" (۱۱ جلدوں میں) لیڈن میں چھاپی گئی ہے۔ مورخ موصوف نے شوال سنہ ۳۱۰ھ میں رحلت کی۔ اور وہ بغداد میں اپنے گھر کے اندر مدفون ہوا +

محمد بن عبدالواحد معروف بہ مطرز باوردی' باورو یا ابیورد (واقع خراسان) کا رہنے والا تھا۔ سنہ ۲۶۱ھ میں پیدا ہوا۔ تصنیفات میں اسقدر اشتغال رکھتا تھا کہ کسب معیشت نہ کرسکا اور اسیواسطے افلاس میں گرفتار تھا۔ علم لغت میں ازبس مہارت تھی۔ ایک کتاب اس علم میں لکھی جو ۳۰ ہزار ورق میں ختم ہوئی۔ یہ عالم اپنے حافظہ کے اعتماد پہ تصنیف کرتا تھا۔ اس کی روایت اور درایت کو اسقدر وسعت حاصل تھی کہ لوگوں نے اُسے کاذب تصور کیا۔ سنہ ۳۴۵ھ میں فوت ہوا +

محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی قریش کے قبیلہ بنی تمیم سے تھے سنہ ۵۴۴ھ کو شہر رے میں پیدا ہوئے شافعی مذہب تھے۔ ابن الخطیب ابو محمد فخر الدین رازی کے نام سے مشہور ہوئے۔ شہاب الدین غوری کے ہاں آپ کی بہت قدر تھی۔ ہرات میں اکثر وعظ کرتے رہے۔ دور دور کے لوگ ان کے پاس استفسار مسایل کے لئے آتے تھے۔ جب کہیں یہ سوار ہو کر نکلتے تھے تین سو طالب علم ان کے ہمرکاب ہوتے تھے مدت تک خوارزمیہ کالج کے مدرس رہے۔ آپ نے کئی علوم میں تصنیفات چھوڑیں جو شہرہ آفاق ہوئیں۔ تفسیر کبیر (۶ جلد) سر مکتوم۔ مطالب العالیہ۔ نہایت العقول۔ شرح اشارات۔ شرح کلیات وغیرہ کتابیں لکھیں جن کی تعداد ۵۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ عربی زبان میں نہایت فصیح شعر کہتے تھے جو سراسر پند و نصیحت سے مملو ہیں۔ علم کلام میں آپ پیدا ہی زمان میں کوئی سبقت نہیں لیگیا۔ آپ کے فضائل اور شمایل آپ ہی کے ساتھ گئے۔ آپ کے وعظ میں سامعین کو وجد کی حالت ہوتی

بھی - آپ کے باپ دادا طبرستان کے رہنے والے تھے - آپ نے یکم ماہ شوال سنہ ۶۰۶ھ کو ہرات کے مدرسے میں وفات پائی +

محمد بن محمد طرخان بن اوزلغ المعروف بہ ابو نصر فارابی ۲۵۹ھ میں شہر فاراب (واقع ترکستان) میں پیدا ہوا - بغداد میں توطن اختیار کیا - ترکی اس کی مادری زبان تھی - جس کے علاوہ عربی - یونانی - سریانی وغیرہ زبانیں اس نے سیکھ لی تھیں فلسفہ منطق موسیقی میں کمال حاصل کر لیا - اور ان علوم میں تصانیف بھی نہایت عمدہ چھوڑیں مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ جب تک ۴۰ دفعہ کتاب کو اول سے آخر تک نہ دیکھ لیتا بس نہ کرتا تھا - حکما ارسطو کو معلم اول اور اسے معلم ثانی کہتے ہیں - منطق میں ان معلومات کا اضافہ کیا جو یعقوب بن اسحٰق کندی سے بھی چھٹ گئی تھیں - "کتاب الحروف" کا جو ارسطو کی تصنیفات میں سب سے زیادہ ادق ہے ابو علی بن سینا نے ۴۰ دفعہ مطالعہ کیا مگر مطالب حل نہیں ہوا - ایک دفعہ بازار میں کتب فروشوں میں اس کا گذر ہوا کسی کتب فروش نے اُسے ایک چھوٹا سا رسالہ بغرض فروخت دکھایا - ابن سینا نے کچھ التفات نہیں کی اور قریب تھا کہ چلا جائے مگر کتب فروش نے کہا کہ مجھ کو خرچ کی ضرورت ہے آپ اس کو تین درہم میں خرید لیجئے - چونکہ یہ مقدار نہایت قلیل تھی - ابن سینا نے اس کے خریدنے میں کچھ دریغ نہیں کیا - جب گھر آیا تو معلوم ہوا کہ یہ رسالہ ابو نصر فارابی کا لکھا ہوا ہے جس میں وہ الحروف کے مسایل پر کچھ بحث کرتا ہے - ابن سینا بہت خوش ہوا اور اس پر الحروف کے تمام مسایل منکشف ہو گئے - ابو الفدا کا بیان ہے کہ "سیف الدولہ نے ابو نصر کا یومیہ ۴ درہم مقرر کر دیا تھا - چونکہ وہ تارک الدنیا تھا اس لئے اسی پر قناعت کرتا تھا" - حکیم موصوف نے علم الٰہی اور علم مدنی میں کتاب سیاستہ مدنیہ اور کتاب سیرۃ فاضلہ بے نظیر کتابیں لکھیں اس کی تصانیف کی تعداد ۷۰ سے زیادہ ہے - ۳۳۹ھ میں بغداد میں انتقال کیا اور باب صغیر کے باہر مدفون ہوا +

**محمد بن محمد غزالی** ملقب بہ "حجۃ الاسلام" طوس (یعنے مشہد) کے رہنے والے تھے مدتون بغداد میں رہے۔ مدرسۂ نظامیہ کے مدرس اعلیٰ ہوے۔ پہر وہان سے نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ میں چلے آئے اور درس دیتے رہے۔ پہر شام گئے۔ اسکندریہ کی سیر کی۔ مفسر تھے قرآن کی تفسیر "قوت التاویل" ۴۰ جلدون میں لکھی۔ تصوف میں بھی دخل تھا چنانچہ اس علم مین بھی گیارہ بارہ کتابین تصنیف کیں۔ آپ کی تمام کتابون کی تعداد ۹۹ بتائی گئی ہے جس میں سے احیاء العلوم (۴ جلد) قواعد العقائد۔ جواہر القرآن۔ مشکوٰۃ الانوار وغیرہ مشہور ہیں ۵۰۵ھ میں ۵۵ برس کی عمر میں وفات پائی ÷

**محی الدین** بن عربی مرسیہ (واقعہ اندلس) میں ۵۶۰ھ میں تولد ہوے خصوص الحکم۔ مواقع النجوم فتوحات مکیہ وغیرہ کتابیں لکھیں۔ صاحب نفحات الانس یہی ذریعہ سے لکھتے ہیں کہ بعض اصحاب کی استدعا سے ابن عربی نے ایک رسالے میں اپنی تالیفات کے نام جمع کیے جن کی تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہے فرماتے تھے کہ "اس سے میری غرض تصنیف نہ تھی بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے مجھپر ایک امر لاحق ہوتا تھا اور قریب تھا کہ میں اُس کی سوزش سے جلجاؤن لیکن میں نے اپنے تئین بعضے راز کے اظہار میں مشغول کیا" آپ نے ایک تفسیر بھی لکھی جو تفسیر ابن عربی کے نام سے مشہور ہے اور دو جلدون میں ہے۔ شعر بھی خوب کہتے تھے۔ اور تصوف میں تو استاد تھے اس علم میں انہون نے اسقدر ترقی کی تھی اور ایسے ایسے غوامض کا پتا لگایا تھا کہ بعض ناسمجھ لوگون نے ان کی ماہیت کو نہ سمجھکر انپر کفر کا فتوے لگایا۔ ۶۳۸ھ ۲۲ ربیع الاخر جمعہ کی آنکو قضا کی اور موضع صالحیہ میں دمشق کے پاس مدفون ہوئے ÷

**معمر** بن مثنی تیمی بصری نحوی ۱۱۰ھ میں پیدا ہوا ۱۸۸ھ میں ہارون الرشید نے اُسے بصرہ سے بغداد میں بلالیا اوس کی تصنیف کی ہوئی کتابین بہت ہیں یہ شخص "ابوعبیدہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اصمعی سے اس کی نوک جہونک رہتی تھی۔ ابونواس شاعر اسی عالم کا شاگرد تھا۔ ابوعبیدہ کی عبارت غیر فصیح بہت ہوا کرتی تھی اور شعر بھی اکثر ناموزون پڑہتا

کرتا تھا۔ تصنیف کی دھن مرتے دم تک اس کے سر سے نہیں گئی۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ "مولفات اس عالم کی اندازاً ۲۰۰ کے قریب ہیں جن میں اس نے اپنے عہد کے تمام مشہور علوم یعنے لغت۔ ادب۔ تاریخ الطبعی۔ طب تفسیر حدیث وغیرہ سے بحث کی ہے" کتاب الامثال مجاز القران۔ ایام الکبیر۔ کتاب اللغات۔ کتاب الاضداد وغیرہ اس نے تالیف کیں ۲۱۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی +

**ہشام بن ابی النضر محمد بن سائب دبشر بن عمر و معروف بہ ابن کلبی نسابہ** کوفی النسب میں اسکو کمال تصرف تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب نسابہ پڑ گیا تھا۔ ابن خلکان نے اس کو علم تفسیر میں بھی امام لکھا ہے۔ حافظہ اسکا اسقدر قوی تھا کہ تین روز میں اس نے کلام مجید یاد کر لیا۔ اس نے بے تعداد کتابیں تصنیف کیں جو سب اعلےٰ۔ انفع اور احسن ہیں کتاب الجمہرۃ۔ کتاب المنافرات۔ کتاب المثالب۔ کتاب الکنی۔ کتاب المشاجرات۔ کتاب المعاقبات کتاب النوافل۔ کتاب ملوک الطوایف۔ کتاب ملوک کندہ وغیرہ جن کی تعداد اندازاً ۱۵۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ ابن کلبی نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی +

**یعقوب بن اسحق کندی المشہور بہ فیلسوف الاسلام** بصرہ میں پیدا ہوا اور ۲۶۰ھ میں مر گیا فلسفہ کے علاوہ ہندسہ ہیئت طب منطق وغیرہ علوم بھی جانتا تھا عربی کے سوا یونانی ہندی فارسی وغیرہ زبانیں بھی اس کو آتی تھیں۔ مامون الرشید نے اسکو بیت الحکمۃ میں تصنیفات ارسطو کے ترجمے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس نے اکثر علوم میں تصنیفات چھوڑیں جن کی تعداد میں ۵۰ کتابیں اور ۲۵۰ رسالے شامل ہیں جو تمامہ کتاب عیون الانباء فی طبقات الاطبا ابن ابی اصیبعہ میں مذکور ہیں ابن خلکان کہتا ہے "یعقوب بن اسحق کندی مسمی فیلسوف الاسلام اشعث بن قیس کوفی کی اولاد سے تھا۔ وہ بغداد میں گیا اور علم فلسفہ وادب میں مشغول ہو کر نہایت عمدہ اور ضخیم کتابیں تصنیف کیں جن میں سے کتاب اقسام العقل الالٰہی کتاب الجوامع الفکریہ۔ کتاب فلسفۃ الاولیٰ نہایت جید ہیں" اس نے کتاب المنطق کتاب التوحید

کتاب الوصیفی ۔ کتاب فی اثبات النبوۃ ۔ کتاب فی الادب لکھیں ۔ اس کے مشہور رسالوں میں سے کمیت کتب ارسطو ۔ مقیاس العلمی وغیرہ بھی ہیں ؂

یوسف بن فرغلی بن عبداللہ ۵۸۱ھ میں بغداد میں پیدا ہوا ۔ ابوالمظفر شمس الدین کے نام سے مشہور ہوا علامہ ابن جوزی کا نواسا تھا ۔ عالم فاضل فقیہہ محدث تھا ۔ اسکی مجلس میں فضلا صلحا ۔ ملوک ۔ امرا شامل ہوتے تھے اور اس کے وعظ میں سامعین کا بڑا ہجوم رہتا تھا ۔ اس فاضل کی بے نظیر تصنیفات سے خلق کو بہت فائدہ ہوا ۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ "میں نے اسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخ مراۃ الزمان دیکھی کتاب بے نظیر ہے" اس عالم نے تفسیر القران ۲۹ جلدوں میں شرح جامع کبیر کتاب مناقب النعمان وغیرہ کتابیں لکھیں ۔ ۲۱ ماہ ذی الحج کی رات کو ۶۵۴ھ میں فوت ہوا

ان کے علاوہ اور بہت سے نامور مصنف ہوئے جن میں سے بعض کی مجمل فہرست دیجاتی ہے

| نام مع سنہ وفات | تعداد کتب | نام مع سنہ وفات | تعداد کتب |
|---|---|---|---|
| ابراہیم حربی المتوفی سنہ ۲۸۵ھ | ۳۲ محض علم حدیث میں | ابوبکر بن فورک المتوفی سنہ ۴۰۶ھ | ۱۰۰ |
| سہل بن محمد ابوحاتم السجستانی المتوفی سنہ ۲۴۸ھ | ۳۰ | عبدالحق دہلوی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ | ۱۰۰ |
| عبداللہ انصاری المتوفی سنہ ۴۸۱ھ | ۹۱ | عبدالملک اصمعی سنہ ۲۱۶ھ | ۳۵ |
| علی بن حسن تمیم الحلی المتوفی سنہ ۴۱۲ھ | ۳۸ | علی بن حسین مرتضےٰ علم الہدیٰ المتوفی سنہ ۴۳۶ھ | ۳۰ |
| علی بن حمزہ الریحانی المتوفی سنہ ۲۱۹ھ | ۵۱ | علی بن محمد سید شریف المتوفی سنہ ۸۱۶ھ | ۴۰ |
| لوط بن یحییٰ الازدی المتوفی سنہ ۱۵۷ھ | ۳۴ | محمد بن ابی طالب المقری المتوفی سنہ ۴۳۷ھ | ۳۰ |
| محمد بن اسحق ابوالعنبس الصیمری المتوفی سنہ ۲۷۵ھ | ۳۵ | محمد بن حبیب بغدادی المتوفی سنہ ۲۴۵ھ | ۴۰ |
| محمد بن احمد ہروی المتوفی سنہ ۳۷۰ھ | ۵۴ | مجدالدین فیروزآبادی المتوفی سنہ ۸۱۷ھ | ۴۰ |
| یعقوب بن اسحق ابن سکیت المتوفی سنہ ۲۴۴ھ | ۳۶ | وغیرہ وغیرہ | |

تمام شد